TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222781
UNIVERSAL LIBRARY

# چمنستانِ حکایات

(منظوم)

مُصنّفہ


## محمد عبدالسّلام ذکیؔ (عثمانیہ)

رُکن انجمن ہائے طیلسانیین عثمانیہ و اساتذہ بلدہ و مشاعرہ خاص سر مہاراجہ صدر اعظم بہادر بالقابہ


(و)

مصنّف رُوحِ سخن و جذباتِ عالیہ و گلزارِ اطفال و گلشنِ اخلاق

و مؤلف شہادت نامہ وغیرہ

# اِنتساب

خاکسار اپنی اس ناچیز تصنیف "چمن زارِ حکایات"
کو بکمالِ ادب والاشان پرنس کرنل نواب مکرم جاہ بہادر (دام اللہ عمرہ)
کے اسمِ گرامی سے معنون کرنے کی عزت حاصل کرتا ہے۔

محمد عبد السلام ذکی
مصنف چمن زارِ حکایات وغیرہ

اسمے گرامی هزاکسلنسی مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر شاد دام اقبالہ

یمین السلطنت پیشکار و صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی

---

بلاوسطہ - حیدرآباد دکن
۱۶ر جولائی ۱۹۴۸ء

# نقل گرامی نامہ عالیجناب معتمد صاحب دفتر پیشی حضرت ولیعہد بہادر دام اقبالہ

بخدمت عالیجناب مولوی محمد عبدالسلام صاحب ذکی مصنف چمن زار حکایات و گلزار اطفال وغیرہ

تسلیم - میں بڑی مسرت کے ساتھ آپ کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے معروضے کی بنا پر آپ کی کتابیں اور چمن زار حکایات کا مسودہ حضرت ولیعہد بہادر دام اقبالہ کے ملاحظہ سے گزرا - حضرت والاشان معظم دام جلالہٗ نے ملاحظہ کے بعد اظہار امتنان و خوشنودی فرمایا - لہذا حسب الحکم حضرت والاشان معظم کتاب "چمن زار حکایات" کو والاشان پرنس کرنل نواب مکرم جاہ بہادر اطال اللہ عمرہٗ کے نام نامی سے معنون کرنے کی اجازت دی جاتی ہے -

امید کہ یہ کتاب ملک کی ہونہار نسل کیلئے مفید و مقبول ہوگی فقط

(شرحِ دستخط) صاحبزادہ میر طاہر علیخان مسلّم
(معتمد پیشی)

# فہرست مضامین چمن زار حکایات


| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| الف | عرض حال | ۷تا۸ |
| ۱ | لالچی کتا | ۹ |
| ۲ | کوّا اور اخروٹ | ۱۱ |
| ۳ | نئی گھڑی یا نیا ملازم | ۱۳ |
| ۴ | گرو جی اور گالی | ۱۵ |
| ۵ | چھ اندھے اور ایک ہاتھی | ۱۷ |
| ۶ | علی عادل شاہ | ۱۹ |
| ۷ | گھوڑا اور دانہ | ۲۲ |
| ۸ | کیسا بنیا | ۲۴ |
| ۹ | دو امیر زادے | ۲۷ |
| ۱۰ | خرگوش اور کچھوا | ۲۹ |
| ۱۱ | پیاسا کوّا | ۳۲ |
| ۱۲ | فاختہ اور چیونٹی | ۳۵ |
| ۱۳ | بڈھا باپ اور اس کے بیٹے | ۳۸ |
| ۱۴ | بارہ سنگا | ۴۱ |
| ۱۵ | خدا چاہے تو | ۴۴ |
| ۱۶ | کٹھرے کا کتا | ۴۷ |
| ۱۷ | لڑکی اور ریل گاڑی | ۵۰ |
| ۱۸ | صاحب اور یتیم لڑکا | ۵۳ |
| ۱۹ | شیر اور چوہا | ۵۶ |
| ۲۰ | جاپانی جہاز اور خلاصی لڑکا | ۵۹ |
| ۲۱ | خلیفہ مامون اور اسکا مہمان | ۶۲ |
| ۲۲ | شہزادہ اور حکیم | ۶۵ |
| ۲۳ | شاعر اور خرگوش | ۶۹ |
| ۲۴ | جاپانی جہاز کا کپتان | ۷۲ |
| ۲۵ | جاپانی لڑکا | ۷۵ |
| ب | قطعۂ تاریخ | ۷۸ |
| ج | آراء | ۷۹تا۱۵ |

# عرض حال

بچے جب کبھی "ایک زمانے میں" یا "ایک بادشاہ تھا" یا ایسے ہی فقرے سن پاتے ہیں تو خوشی کے مارے اچھل پڑتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ خدائے تعالےٰ نے قصّے سننے اور سنانے کا رجحان بچوں کی فطرت میں ودیعت فرمایا ہے۔ کون بچّہ ہے جو دل لگاکر قصہ نہیں سنتا اور کونسا انسان ایسا ہے جس کو اس حقیقت سے انکار ہو سکتا ہے؟ متمدن ممالک کی تقریباً تمام زبانوں میں نظم اور نثر میں لکھے ہوئے قصّے ملتے ہیں اور اُردو میں مولانا محمد حسین آزاد دہلوی۔ مولانا نذیر احمد دہلوی۔ مولانا خواجہ الطاف حسین حالی پانی پتی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب میرٹھی۔ اور مولوی غلام مصطفٰے صاحب ذہین حیدرآبادی نے نثر اور نظم میں قصّے لکھے ہیں لیکن ان حضرات کے

لکھے ہوئے قصے تعداد میں بہت کم ہیں۔ نیز موجودہ مذاق اور رجحانات کے اعتبار سے ادب اردو کو ابھی ایسے قصوں کی مزید ضرورت ہے۔ کیونکہ ان قصوں کے ذریعہ نہ صرف بچوں کی ذہنی اور اخلاقی تربیت ہوتی ہے بلکہ ان کی سیرت سازی Character Building میں بھی انہیں بڑا دخل ہے۔ اور انہیں کے ذریعہ آنے والی نسل کی ذہنیت کی تعمیر ہوتی ہے۔ کیونکہ بچوں کے دلوں کی سادہ تختیوں پر بچپن کی تعلیم کے نقوش زیادہ گہرے ہوتے ہیں۔ بچہ تو کیا کوئی بڈھا آدمی بھی ایسا نہ ہوگا جس کو اپنے بچپن کا پڑھا یا سنا ہوا ایک نہ ایک قصہ یاد نہ ہو۔

اس کے علاوہ اخلاقی، سماجی اور روایتی اصول جو محض اصول کے طور پر بچوں کو سمجھائے جاتے ہیں وہ ان کے ذہن نشین نہیں ہو سکتے کیونکہ بچے بچپن میں مجرد امور کے سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ البتہ مقرون امور کو وہ آسانی کے ساتھ سمجھ سکتے ہیں۔ اس لیے کہانیوں کے ذریعہ جو اصول بطور نتیجہ اخذ کیے جاتے ہیں۔ وہ مقرون اور استقرائی ہونے کے سبب زیادہ آسانی کے ساتھ ذہن نشین ہو سکتے ہیں۔

اگر قصے محاورے اور روزمرہ کے مطابق ہوں تو ان کے مطالعہ سے بچوں کے ادبی ذوق میں بھی چار چاند لگ سکتے ہیں۔ اس میں ذرا شک نہیں کہ نثر کی نسبت نظم زیادہ موثر ہوتی ہے۔ خصوصاً منظوم قصے تو بچوں پر بجلی کی طرح تیزی کے ساتھ اثر کرتے ہیں اور بہت جلدی ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔ ان خیالات کو پیش نظر رکھ کر میں نے بچوں کے لیے پچیس قصے نظم کیے ہیں۔

یہ مختلف اقوام کے قصے عربی، فارسی، انگریزی اور اردو ادب سے لیے گئے ہیں۔ اور ہر قصے کے اختتام پر اس کا نتیجہ بھی بتلا دیا گیا ہے۔ ابتداءً آسان قصے دیے گئے ہیں اور آسان سے مشکل کی طرف بتدریج لے جایا گیا ہے۔ شروع سے آخر تک ایسے قصے انتخاب کیے گئے ہیں جن سے سیرت کی تعمیر اور وطنی و قومی جذبات کی پرورش اور تربیت ہو سکے۔

اس کتاب کو ہر مذہب و ملت کے بچوں کے واسطے یکساں طور پر مفید بنانے کے لیے نہایت رواداری سے کام لیا گیا ہے اور بچوں کو ذاتی سعی سے پڑھ کر سمجھنے کے قابل

بنانے کے لیے نئے الفاظ کی فرہنگ بھی دے دی گئی ہے۔
لڑکے پڑھانے کے وسیع تجربے اور نفسیات کے مطالعہ نے مجھے
اس قابل بنا دیا ہے کہ بچوں کے لیے جو کچھ لکھوں ان کی فطرت
سمجھ اور استعداد کا لحاظ رکھ کر لکھوں۔ اس لیے قوی امید ہے کہ
میری یہ ناچیز تصنیف "چمن زار حکایات" "گلزار اطفال" کی طرح
مقبول خاص و عام ہوگی۔ فقط    مرقوم ۲۰، خورداد ۱۳۴۴ف

محمد عبد السلام ذکی
(حیدرآباد دکن)

# لالچی کُتّا

(۱)

جا رہا تھا کُتّا اِک دریا کے پار — منہ میں جو پکڑے ہوئے تھا اک تکّا
جا رہا تھا چار جانب دیکھتا — دیکھ لے کُتّا نہ کوئی ڈر یہ تھا
ہو رہا تھا پار دریا تیر کر — جانے کی خواہش تھی دریا سے اُدھر
صاف روشن آئینہ پانی کا تھا — عَکس[1] کو بھی اپنے دیکھا تیرتا
عکس اپنا دیکھتے ہی ناگہاں — اور کُتّے کا ہوا پیدا گماں
مُنہ میں اِس کُتّے کے بھی تھا اک تکّا — ہو رہا تھا تیر کر دریا کے پار
لالچی کُتّے کو لالچ آگیا — دوسرے کُتّے پہ حملہ کر دیا
کھول کر مُنہ کو کیا جب اُس نے وار — چھٹ گیا اک آن میں مُنہ سے تکّا
اپنی پونجی[2] اس نے کھو دی آپ ہی — مارے لالچ کے ڈبو دی آپ ہی

"دوسرے کی چیز کو ہرگز کبھی
بھول کر دیکھے نہ لالچ سے کوئی"

---

[1] سایہ ۔ پرچھائیں ۔ [2] مال ۔ دھن ۔

# کوّا اور اخروٹ

(۲)

ایک کوّا لگا کے ٹھونگ سے چوٹ
توڑنا چاہتا تھا اک اخروٹ

گو تھا اخروٹ توڑنا مشکل
تھا مگر اس کو چھوڑنا مشکل

اک گلہری وہاں جو پاس ہی تھی
آگے بڑھ کر یہ کوّے سے بولی

دور اِس کو زمیں سے لے جا کر
ڈال دے اک چٹان کے اوپر

یہ اسی طرح ٹوٹ سکتا ہے
گر کے صدمے سے پھوٹ سکتا ہے

پھل کو کوّے نے دُور لے جا کر
اُس کو پھینکا چٹان کے اوپر

جوں ہی پھل اس کی چونچ سے چھوٹا
گر کے نیچے چٹان پر ٹوٹا

چال یہ چل گئی گلہری کی
مغز کھا کر وہاں سے بھاگ گئی

کوّے نے نیچے آ کے جب دیکھا
صرف چھلکے تھے اور کچھ بھی نہ تھا

کچھ نہ پایا جو جستجو کر کے
اس نے کی کائیں کائیں جی بھر کے

ہیں لگے ہر طرف غرض کے دام
سب کو ہے اپنی ہی غرض سے کام

---

۱؎ کوا ۲؎ تلاش

# نئی گھڑی یا نیا ملازم

(۳)

کیا کبھی تم نے بھی ہے قصہ سنا ۔ اک ملازم اور ایک آقا کا
کی ملازم نے ایک دن سستی ۔ اور کی وقت کی نہ پابندی
رہ گیا کھانے اور پکانے میں ۔ دیر کی نوکری پہ جانے میں
پھر جو آقا کے سامنے وہ گیا ۔ اس سے آقا نے یہ سوال کیا
وقت پر کیوں نہ آئے کیا باعث ۔ کچھ تو بتلاؤ دیر کا باعث
تھا مجھے کام اک ضروری آج ۔ مجھے جانا تھا گھر سے فوری آج
اس ضرورت کو تم بھی جانتے تھے ۔ پھر بھی تم اپنے گھر میں بیٹھ رہے
بولا وہ اس سبب سے دیر ہوئی ۔ آج کچھ سست تھی گھڑی میری
بولا آقا یہ حیلہ ہے بے جا ۔ دیر کرنے کی تم کو دونگا سزا
یا گھڑی تم خرید لاؤ نئی ۔ یا میں رکھ لوں ملازم اور کوئی
نوکری میں پھر اس نے دیر نہ کی ۔ وقت کی کی ہمیشہ پابندی

یاد رکھو بزرگوں کی یہ پند
رہو سختی سے وقت کے پابند

---

۱ نوکر ۲ سبب ۳ بے موقع۔ فضول ۴ نصیحت

# گرُوجی اور گالی

(۴)

شہر میں ایک ٹانگے والا تھا — اک گرُوجی[1] سے جو بگڑ بیٹھا[2]
اس گرُو نے مگر نہ کی تکرار — بولے بابا یہ لے لو آنے چار
ہے مغل پُورہ چوک سے کیا دُور — تم کو بھی چاہیے لحاظ ضرور
دی گرُوجی کو اس نے اک گالی — جو گرُوجی نے صبر سے کھا لی
ہل گئیں سب دماغ کی چولیں — غم کا نشتر[4] اتر گیا دل میں
کارگر ہو سکی نہ کوئی دوا — سانپ اک ڈس چکا تھا زہریلا
بعد اس کے وہ ہوگئے بیہوش — اور ہمیشہ کے واسطے خاموش
اس گرُوجی کے چیلے روتے تھے — چہرے اشکوں[5] سے اپنے دھوتے تھے
جو شریفوں کے گھر کے ہیں طوطے — گالی دیتے نہیں وہ بھولے سے

گالی دے کر نہ منھ کرو گندہ[6]
کہنا جو کچھ تھا کہہ چکا بندہ

---

[1] مرشد [2] لڑ پڑا۔ خفا ہوگیا [3] محبت [4] زخم چیرنے کا اوزار [5] آنسو [6] غلیظ ۔

# چھ اندھے اور ایک ہاتھی

(۵)

آدمی چھ علم کے شوقین تھے — گرچہ نابینا[1] تھے وہ سب پیچھے کے پیچھے
دیکھنے ہاتھی کو سب مل کر گئے — اپنے اپنے ہاتھ میں لکڑی لیئے
فیل خانہ میں تھا اک ہاتھی بندھا — ایک کے بعد ایک نے اس کو چھوا
پہلے نے جب ہاتھ میں دُم تھام لی — بولا چوپایہ ہے یا رسّا کوئی
دوسرے نے چھو کے پہلو[2] اک ذرا — بے دھڑک دیوار اس کو کہہ اُٹھا
تیسرا پاؤں کو چھُو کر بولا یوں — جانور ہے یا کوئی موٹا ستون[3]
کان کو چوتھے نے چھُو کر یہ کہا — پنکھا ہے یا جانور ہے واہ وا
پانچویں نے سونڈ تھامی ہاتھ میں — بولا اس کو کیوں نہ ہم اژدر[4] کہیں
اور چھٹے نے دانت اسکا تھام کے — یوں کہا ہاتھی نہیں بھالا[5] ہے یہ
جتنا حصّہ ان میں سے جس نے چھوا — اتنے ہی حصّہ کو ہاتھی کہہ دیا

مختصر یہ ہے وہ اندھے آدمی
سمجھے اپنے دل میں ہاتھی ہے یہی

---

۱ اندھے ۲ بازو ۳ کھم ۴ اژدھا ۵ نیزہ - برچھی

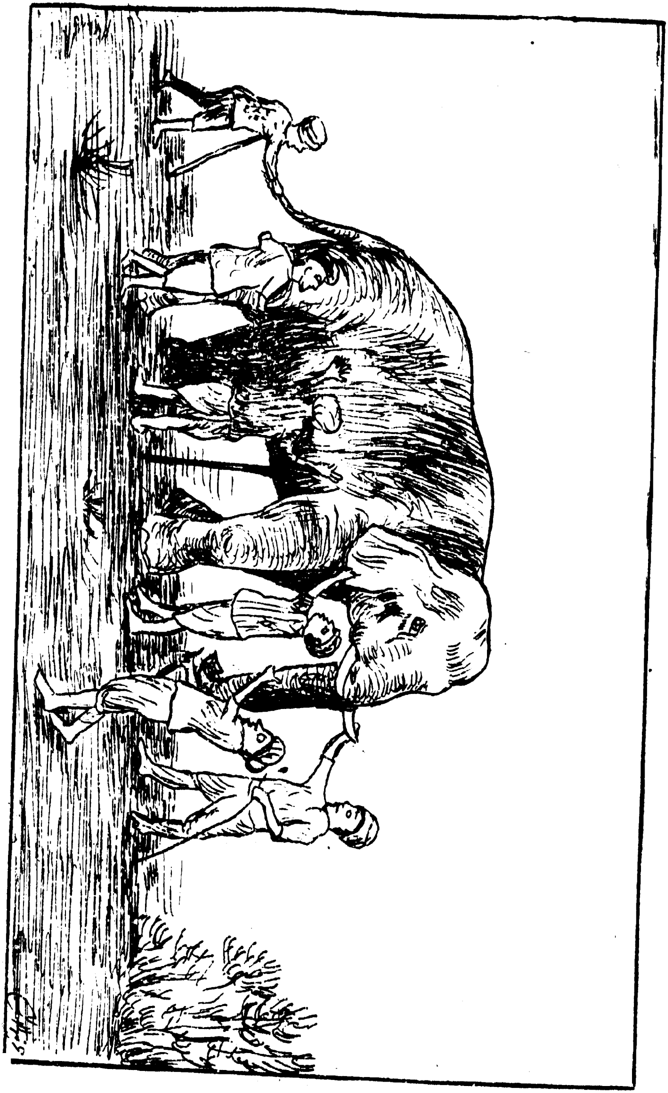

# علیٰ عادِل شاہ

(۱)

تھا علی عادل جو سُلطان شہر بیجاپور کا
اس مروت کا ہوا ہوگا نہ کوئی بادشا
اک مصاحب نے اسے دی ایک ککڑی ایک دن
شہ نے بخشی اس صلے[1] میں اس کو پگڑی ایک دن
کڑوی تھی ککڑی مگر یہ بات ظاہر ہی نہ کی
کچھ نہ بولا بادشہ ککڑی بری ہے یا بھلی
کچھ تو کھائی آپ کچھ دی دوسرے اک شخص کو
تاکہ ککڑی کی حقیقت[2] اس کو بھی معلوم ہو
ایک دن اس شخص نے شہ سے یہ خلوت[3] میں کہا
آپ نے تلخ[4] ککڑی کا نہ کیوں شکوہ کیا

---

[1] انعام۔ [2] کیفیت۔ حال۔ [3] تنہائی۔ [4] کڑوی۔

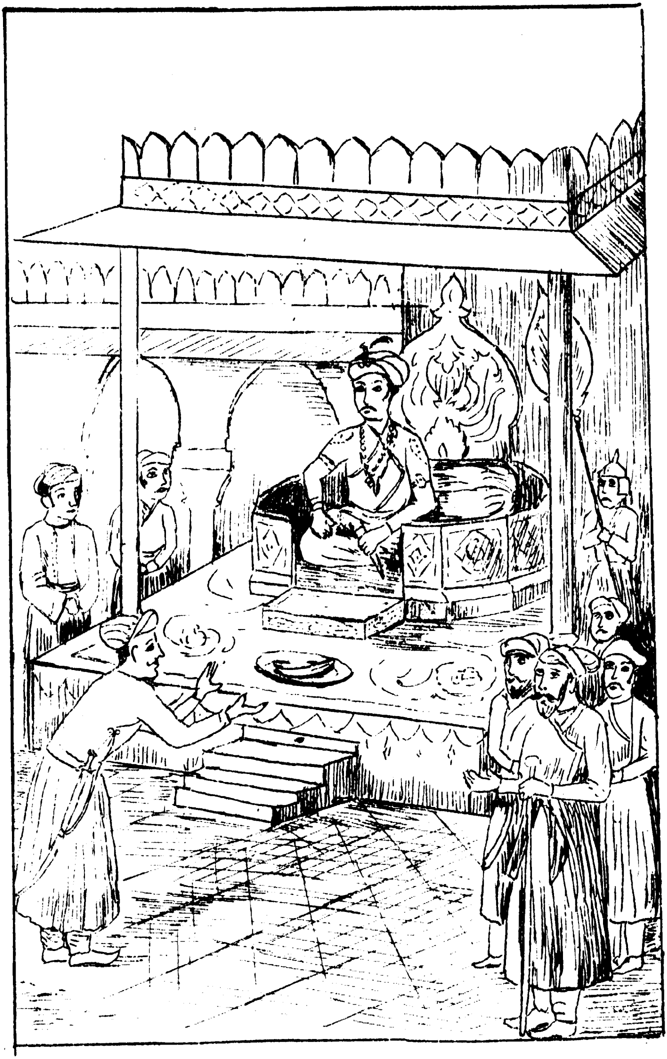

بولا[1] لکڑی کی کڑواہٹ سے تھا وہ بے خبر[2]
دینے والے نے نہ دی تھی مجھ کو لکڑی جان کر
چاہتا ہوں ذکر اس کا اب نہ آئندہ کروں
نامناسب ہے کہ بیچارے کو شرمندہ کروں
اس جہاں[3] میں پاس خاطر[4] کا مروت نام ہے
بے مروت شخص دنیا میں بہت ناکام ہے

بعد ذیر

30.9.87

---

[1] انجان [2] دنیا [3] دل رکھنا۔ لحاظ کرنا [4] نامراد

# مکھوڑا اور دانہ

کہتے ہیں ایک ملک کا سلطاں — ہوا اس درجہ بے سروساماں[1]
تھا کسی غار میں پناہ گزیں[2] — نہ تھی امن و امان کی شکل کہیں
دیکھا دیوار پر مکھوڑا تھا — منہ میں دانہ لیے جو جاتا تھا
پہنچ جاتا تھا جب بلندی پر — منہ سے گرتا تھا دانہ چھٹ چھٹ کر
نیچے آ آ کے اس کو لے جاتا — پر وہ ہمت نہ ہارتا اصلا
گرچہ دو مرتبہ ہوا ناکام — تیسری بار دانہ منہ میں تھام
کام میں اپنے اس نے کی نہ جھجک[3] — چڑھ گیا لے کے اپنی منزل تک
دیکھ کر یہ مکھوڑے کی حالت — بندھ گئی بادشاہ کی ہمت
گرچہ مایوس[4] تھا وہ سرتاپا — لیکن اس کو خیال یہ آیا
مجھ کو بھی ماننی[5] نہ چاہیے ہار — کامیابی کا سعی[6] پر ہے مدار[7]
اس نے بھی بار بار کوشش کی — اس کی کوشش بھی کامیاب ہوئی

"اپنی ناکامی سے نہ گھبراؤ
رات دن کوششیں کیے جاؤ"

---

[1] عاجز [2] پناہ لینے والا [3] ڈر۔ وہم [4] ناامید [5] عاجز نہ ہونا چاہیے [6] کوشش [7] ٹھیراؤ

# کیسا بینکا

(۸)

کیسا بینکا ہے کھڑا کس طرح نڈر
ہے حکم باپ کا کہ رہے وہ جہاز پر
دے کر یہ حکم باپ وہاں سے چلا گیا
تختے پر ایستادہ[۱] رہا کیسا بینکا
باپ اس کا جا کے مر گیا دشمن کے ہاتھ سے
یہ بے خبر تھا باپ کی اپنے وفات[۲] سے
بیٹے کے حال سے بھی رہا باپ بے خبر
اک جلتے تختے پر جو کھڑا تھا برہنہ سر[۳]
بے حد دلیر اور بہادر تھا نوجوان
تھا خوف کا نہ چہرے پہ اسکے کوئی نشاں

---

۱ کھڑا رہا ۲ موت ۔ ۳ ننگا

واپس نہ آیا باپ تو چلّایا وہ پسر[1]
"ابّا مجھے بتاؤ تم اس وقت ہو کدھر
ابتک تو میں نے آپ کی تعمیلِ حکم[2] کی
ہٹ جاؤں میں یہاں سے کہ ٹھیرا رہوں ابھی"
آخر بچارا گھر گیا شعلوں کے دام میں
لیکن نہ فرق آنے دیا اپنے کام میں
جلتے ہوئے جہاز میں ہو ہو کے بے قرار
بے سود[3] ابّا ابّا پکارا وہ بار بار
لیکن ملا نہ باپ کی جانب سے کچھ جواب
جل بھن کے اس جہاز ہی میں ہو گیا کباب
اب تک جہاں میں آپ وہ اپنی مثال ہے
ایسی نظیریں دہر[4] میں ملنی محال[5] ہے

---

[1] بیٹا [2] حکم پر عمل کیا [3] بے کار۔ بے فائدہ [4] زمانہ [5] ناممکن

# دو امیرزادے

(۹)

مصر میں دو امیرزادے تھے — جن کے نیک اور بلند ارادے تھے
جمع کی ایک نے بڑی دولت — پائی جس سے کہ شان اور شوکت
دوسرا علم میں ہوا ممتاز — جس پہ تھا سارے اہلِ مصر کو ناز
کرتے تھے عزت اسکی شاہ و گدا — رہتے تھے اس پہ جان و دل سے فدا
دیکھ کر اس کو بھائی جلتا تھا — اور حسرت سے ہاتھ ملتا تھا
جب وہ دولت سے شاہ مصر ہوا — سرِ دربار بھائی سے یہ کہا
میں نے دولت سے سلطنت پائی — تیری قسمت میں مفلسی آئی
جب کہ عالم سے یہ خطاب کیا — اس کو عالم نے یہ جواب دیا
ارث فرعون تیرے ہاتھ آئی — میں نے میراث انبیا پائی

دو جہاں میں ہے علم سے عزت
اس سے بڑھکر نہیں کوئی دولت

---

۱ زور۔ دبدبہ ۲ عام لوگوں سے جدا کیا گیا۔ مشہور ۳ مصر والے ۴ فقیر ۵ قربان۔ نثار ۶ افسوس کرتا تھا ۷ روبرو ہو کر بات کی۔ ۸ میراث ۹ ملی ۱۰ نبی کی جمع انبیاء

# خرگوش اور کچھوا

(۱۰)

خرگوش کو تھا ناز[1] بہت اپنی چال پر
سمجھا کہ برق[2] کے ہیں لگے بازوؤں میں پر
اک روز جا کے کچھوے سے خرگوش نے کہا
کر سکتا ہوں میں تیزی میں تم سے مقابلہ
ہو جائے تیز چال کا دونوں کی امتحاں
ٹھیرا کے اک مقام کو دونوں ہوئے رواں[3]
خرگوش مثل برق[4] وہاں سے ہوا ہوا[5]
دم بھر میں اس مقام کے بالکل قریب تھا
سوچا کہ کیوں نہ سو رہوں کچھ دیر کے لیے
آفت سفر کی کیوں سہوں کچھ دیر کے لیے
دنیا میں کوئی ہوگا نہ کچھوے سے بڑھ کے سست
وہ سست[6] رو ہے اور میں چالاک تیز چست

---

[1] فخر۔ غرور [2] بجلی [3] چل پڑے [4] بجلی کے مانند [5] تیزی کے ساتھ گیا [6] آہستہ چلنے والا

مقصد ہے دسترس[1] میں تو محنت سے فائدہ
منزل ہے جب قریب تو عجلت[2] سے فائدہ
یہ سوچ کر وہ سو رہا رستے سے ہٹ کے دُور
تھا اپنی تیز چال پہ اس کو بہت غرور
جا پہنچا کچھوا منزلِ مقصود[3] کے قریب
آہستگی سے چلتا رہا گرچہ وہ غریب
خرگوش ہو کے نیند سے بیدار جب گیا
کچھوا تھا اس مقام پہ پہلے پہنچ چکا
غفلت سے اپنی ہار دی خرگوش نے یہ شرط
نخوت[4] سے اپنی ہار دی بے ہوش[5] نے یہ شرط

---

[1] پہنچ [2] تیزی [3] وہ مقام جہاں پہنچنے کا ارادہ ہو۔ [4] غرور [5] ناسمجھ

# پیاسا کوّا

(۱)

گرمی میں پیاس سے ہوا کوّا تباہ حال[1]
پانی تلاش کرنے کا آیا اسے خیال
گھر گھر وہ اڑتا پھرتا تھا پانی کے واسطے
در در[2] پہ جا کے گرتا تھا پانی کے واسطے
اک مرتبان[3] آب ملا اُس غریب کو
خوش تھا کہ پانی مل گیا مجھ خوش نصیب کو
تہ میں تھا مرتبان کے پانی برائے[4] نام
پہنچا سکا نہ چونچ کو اپنی وہ تشنہ[5] کام
کوّا اتر بھی سکتا نہ تھا مرتبان میں
تھا حلق خشک کانٹے پڑتے[6] تھے زبان میں
چاہا کہ مرتبان کو دے زور سے اُلٹ
گر یہ نہ ہو جھکا کے اسے پانی پی لے جھٹ

---

[1] پریشان [2] دروازہ [3] پانی کا مٹکا [4] ذرا سا [5] پیاسا [6] پیاس کے مارے زبان خشک ہو گئی تھی۔

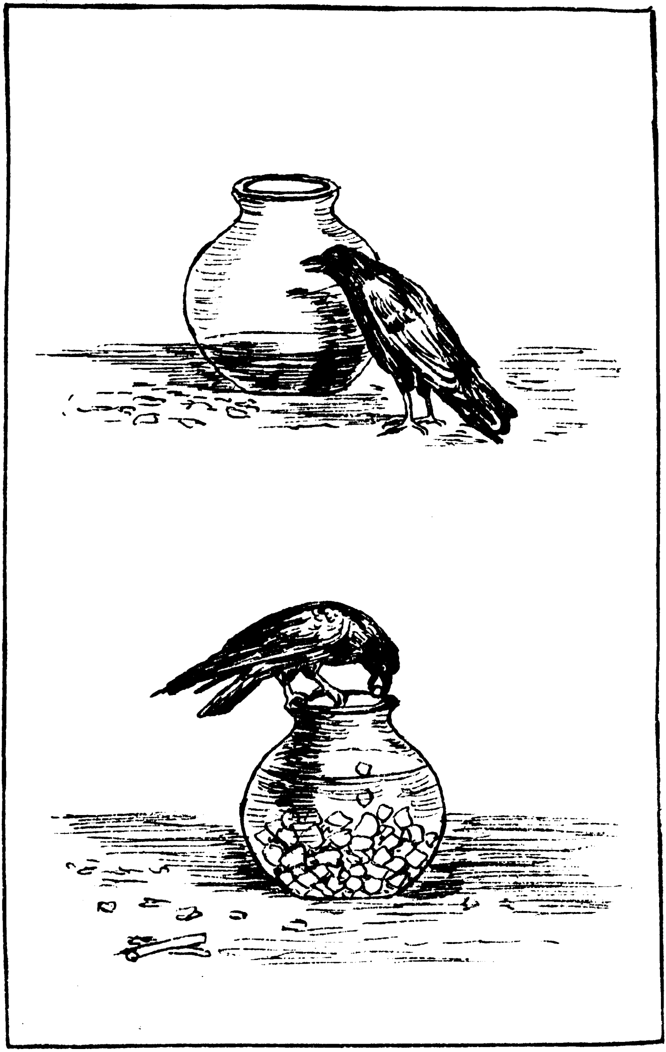

ان دونوں کوششوں میں وہ ناکام ہی رہا
مایوس[1] پر[2] نہ پانی سے کوا ذرا ہوا
آخر کو[3] بات آگئی اک اس کے دھیان میں
لا لا کے سنگ[4] ریزے بھرے مرتبان میں
اس طرح سے جو پانی چڑھا خوب ہی پیا
جب سیر[5] ہو چکا تو وہاں سے وہ اُڑ گیا
مشکل میں جانے دو نہ طبیعت کو ہاتھ[6] سے
چھوڑو کبھی نہ دامنِ ہمت کو ہاتھ سے

---

[1] ناامید [2] مگر [3] آخر کار [4] پتھر کے ٹکڑے [5] رجا گیا۔ جی بھر گیا
[6] ہاتھ سے جانے نہ دو۔ بے قابو ہونے نہ دو۔

# فاختہ اور چیونٹی

(۱۲)

فاختہ چیونٹی میں تھی جو دوستی
تم نے کیا ہے وہ کہانی کبھی سنی؟

دل سے تھی ایک دوسرے پر جاں نثار
تھی بہت آپس میں الفت اور پیار

چیونٹی کا یہ عجب قصہ سنو
چل پڑی دریا کنارے سیر کو

بیٹھی تھی وہ چیونٹی جا کر جہاں
آ گئی اک لہر پانی کی وہاں

ڈوبنے ترنے لگی ننھی سی جان
تھا مددگار[1] اور نہ کوئی پاسبان[2]

اک طرف اس کی سہیلی فاختہ
اتری پانی پینے کو بے ساختہ[3]

چیونٹی پر جب پڑی اس کی نظر
ڈال آئی پاس پتہ توڑ کر

چڑھ گئی پتے پہ جلدی چیونٹی
جانب خشکی دوبارہ آ گئی

دوسرے دن اک شکاری ناگہاں[4]
بن[5] میں آ نکلا لیے تیر و کماں

فاختہ کو دیکھتے ہی ایک بار
جی میں یہ آیا اسے کر لو شکار

---

[1] مدد کرنے والا [2] نگہبان [3] بے تکلف [4] یکایک - [5] جنگل -

فاختہ تھی اس سے بالکل بے خبر ‏ چیونٹی کی پڑ گئی لیکن نظر
تھا ابھی صیاد[1] اپنے داؤں[2] میں ‏ اس نے جا کر کاٹ کھایا پاؤں میں
ہاتھ اس تکلیف سے اس کا ہلا ‏ اور نشانہ ہو گیا بالکل خطا
چال تھی چیونٹی کی وہ بے ساختہ ‏ بچ گئی جس سے کہ جانِ فاختہ[3]
چیونٹی جب اپنے گھر میں جا چھپی ‏ دیر تک حیرت شکاری کو رہی

دوست وہ ہے دوست کے جو کام آئے
رنج سے دکھ سے مصیبت سے بچائے

---

[1] شکاری [2] گھات ۔ وار [3] فاختہ کی جان ۔

# بڈھا باپ اور اُس کے بیٹے

(۱۳)

ایک بڈھے کے تین بیٹے تھے — جو کہ آپس میں لڑتے رہتے تھے
تھا وہ بڈھا امیر اور زردار[۱] — اپنے بیٹوں سے تھا بہت ناچار[۲]
ہوا بیمار جب کہ وہ بڈھا — بے اثر اس کے واسطے تھی دوا
موت آنکھوں میں اُس کے پھرنے لگی — اور بنیادِ زیست[۳] گرنے لگی
گٹھا اک لکڑیوں کا منگوایا — اور بیٹوں کو اپنے بلوایا
بولا گٹھے کو توڑو تم سو جواں — دیکھوں کتنی ہے تم میں تاب و تواں[۴]
کرے اک اک جدا جدا کوشش — خون میں گر تمہارے ہے جوشش[۵]
کیں بہت کوششیں مگر گٹھا — ایک بیٹے سے بھی نہ ٹوٹ سکا
بولا بڈھا کہ گٹھا چھوڑو تم — لکڑی اک ایک لے کے توڑو تم
باپ کے کہنے پر عمل جو کیا — توڑنے میں لگی نہ دیر ذرا

---

۱ مال دار، دولتمند ۲ مجبور ۳ زندگی کا پایہ ۴ طاقت ۵ جوشش

لے کے تنہا ہر ایک لکڑی کو — توڑ پھینکا ہر ایک لکڑی کو
بولا گٹھا ہے اتفاق کا پھل — کھل گیا تو ہے وہ نفاق کا پھل
تم میں گٹھے کی طرح ایکا ہو — تو تمہارا نہ بال بیکا ہو
بیٹوں نے باپ سے یہ وعدہ کیا — ہم رہیں گے ملاپ سے ہی سدا
اپنے بیٹوں کو یہ سبق دے کر — اور کامل طمانیت لے کر
اُٹھ گیا باپ دارِ فانی سے — شاد کام اپنی زندگانی سے

گو جدا ہو گئے تھے باپ سے وہ
پر رہے عمر بھر ملاپ سے وہ

---

۱ پھوٹ ۲ اتفاق ۳ کچھ تکلیف نہ پہنچے کوئی نقصان نہ ہو ۴ ہمیشہ ۵ اطمینان گیا رہٹی ۶ مرگیا چل بسا ۷ فنا ہونے کا مقام مراد دنیا ۸ خوش۔

# بارہ سنگا

(۱۴)

بارہ سنگا ایک چشمے پر گیا
اور پانی پی کے ٹھیرا اک ذرا

عکس پر اپنے پڑی اس کی نظر
ہو گیا خوش اپنی صورت دیکھ کر

بولا میرے سارے اعضا[۱] خوب ہیں
صرف ٹانگیں ہیں جو نامرغوب[۲] ہیں

اپنے سینگوں پر وہ اترانے لگا
کیسے اچھے سینگ ہیں یہ واہ وا

ہے بڑا افسوس یہ ٹانگیں مری
دبلی پتلی بھی ہیں اور کمزور بھی

سر جھکائے تھا کھڑا جب وہ اداس[۳]
دو شکاری کتے پہنچے اس کے پاس

جب یہ دیکھا موت ہی سر پر کھڑی
بھاگا تیزی سے وہ بھرتا چوکڑی

گرچہ دونوں کتے پیچھے رہ گئے
پر وہ کب تھے اس کا پیچھا چھوڑتے

آگے آگے یہ تھا پیچھے پیچھے وہ
پھر بھی پیچھا ہی کیے جاتے تھے وہ

بد حواسی[۴] میں نہ کچھ سوجھا اسے
سینگ اک جھاڑی میں پھنس کر رہ گئے

---

[۱] عضو کی جمع جوڑ بند [۲] ناپسند [۳] غمگین [۴] پریشانی۔

آپ[1] اپنے کو ملامت اس نے کی
بات جو حق کی تھی لب پر آ گئی

آہ جن سینگوں پہ مجھ کو ناز تھا
بن گئے وہ واسطے میرے بلا

اور جن ٹانگوں سے نفرت تھی مجھے
میرے حق میں دوست وہ ثابت ہوئے

آ گئے اتنے میں کتّے بھی وہاں
پھنس گیا تھا بارہ سنگا وہ جہاں

آ لیا کتوں نے دم بھر میں اُسے
کھا لیا کتوں نے دم بھر میں اُسے

شکوہ[2] قدرت کا جو کرتے ہیں بشر
حکمتِ[3] خالق سے ہیں وہ بے خبر

---

[1] خود کو۔ اپنے تئیں [2] شکایت گلہ [3] پیدا کرنے والے کی دانائی۔

# خدا چاہے تو

(۱۵)

کوئی شخص اک روز کیسۂ[1] نقد کا
لے کے نکلا تا خریدے اک گدھا
جا رہا تھا جب کہ وہ بازار کو
دُور سے دیکھا اک اپنے یار[2] کو
جا رہے ہو تم کہاں؟ اس نے کہا۔
بولا وہ۔" بازار لانے کو گدھا"
وہ یہ بولا گر یہی مطلب ہے تو۔
ساتھ اس کے تم خدا چاہے کہو
وہ یہ بولا جب میں صاحب نقد[3] ہوں
کیا ضرورت کیوں خدا چاہے کہوں

---

[1] تھیلی [2] دوست [3] نقد روپیہ رکھنے والا۔

دوست تو اس کا یہ سن کر چل دیا
اور یہ بازار کی جانب بڑھا
جب گدھے کے دام[1] وہ ٹھہرا چکا
جیب میں اس شخص کی کیسہ نہ تھا
لے اُڑا تھا چور کیسہ اور زر
لوٹا خالی ہاتھ ناچار اپنے گھر
راہ میں وہ دوست اس کا پھر ملا
اور پوچھا کیوں نہیں لائے گدھا
سُن کے وہ یہ بات جھنجلایا[2] بہت
گر "خدا چاہے تو" ۔ دُہرایا بہت
لٹ گیا زر گر خدا چاہے تو سب
جلتے ہیں گھر خدا چاہے تو اب
"جب تلک وہ آدمی زندہ رہا
گر خدا چاہے سدا رٹتا رہا"

---

[1] قیمت [2] غصہ ہوا

# کٹھرے کا کُتّا

(۱۶)

ایک کُتّا کر چکا جب ناشتا
گھاس کے کٹھرے میں جا کر سو گیا

گرمیوں سے کھیت تھے سوکھے ہوئے
تھے ترستے روکھ پانی کے لیے

نام کو بھی گھاس جنگل میں نہ تھی
اور جو تھی بھی تو جلی جُھلسی ہوئی

بھوک سے اک گائے کا ابتر تھا حال
تھی نہایت مضمحل مضطر نڈھال

اُس نے جب پائی نہ بن میں گھاس پات
سوچنے سے ذہن میں آئی یہ بات

گھاس کے کٹھرے میں جا کر گھاس کھائے
اور اتنا جتنا اس کے جی میں آئے

جب گئی وہ بن میں اس کٹھرے کے پاس
پر نہ آئی اس کو یہ کوشش بھی راس

آ گیا کتا بپھر کر سامنے
پہلے غرّایا لگا پھر بھونکنے

اس بچاری کو ڈرانے کے لیے
جھپٹا اس پہ کاٹ کھانے کے لیے

گائے بولی گھاس تم کھاتے نہیں
اور اس حرکت پہ شرماتے نہیں

---

۱ کڑیوں کا احاطہ ۲ درخت ۳ بہت برا ۴ کم زور ۵ بے چین ۔
۶ ناتوان۔ سست ۷ مبارک نہ ہوئی ۸ حملہ کیا ۔ ۹ چال۔ پاپ۔ گنا

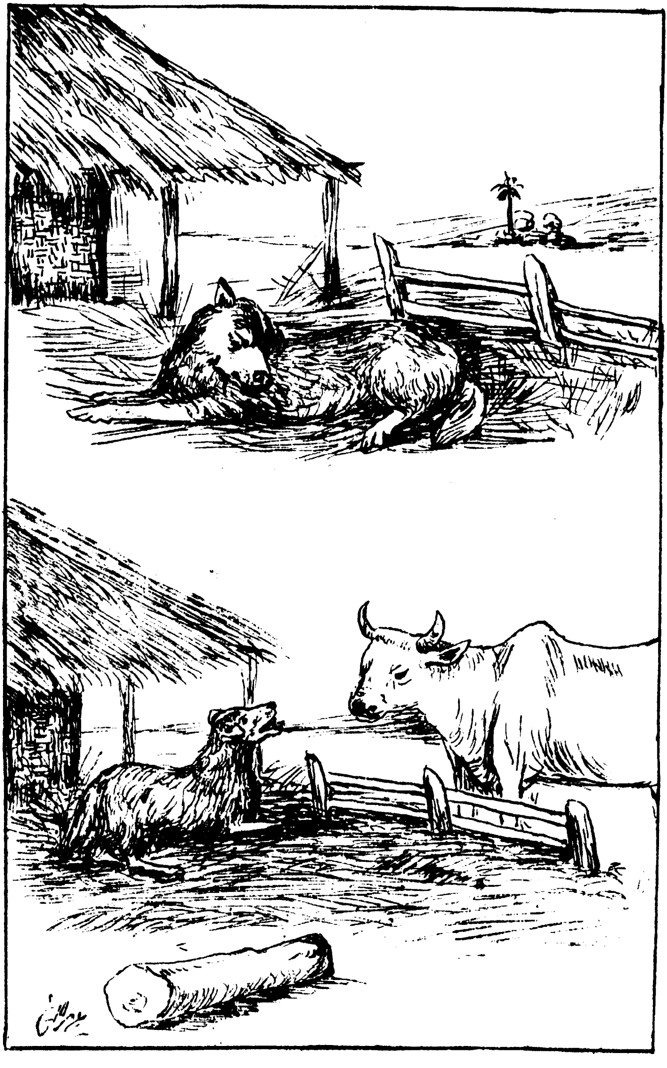

مجھ کو بھی کھانے نہیں دیتے ہو تم — گوشت ہڈی گھاس کو سمجھے ہو تم

بولا کُتا گو میں کھا سکتا نہیں — تم کو بھی لیکن کھلا سکتا نہیں

اس نے یہ تکلیف مجبوراً سہی — اور دن بھر گائے بھوکی ہی رہی

ہو سکے تو کام آؤ غیر کے

کٹھڑے کا کُتا نہ بنّا بھول کے

# لڑکی اور ریل گاڑی

(۱۷)

کہتے ہیں دیکھا ایک لڑکی نے — ریل گاڑی کے پل کو جلتے ہوئے
پاس والوں کو وہ بلانے لگی — اور یہ بن میں صدا[1] لگانے لگی
"لگ گئی آگ لگ گئی دوڑو — ریل گاڑی کے لکڑی کے پل کو"
دن تھا سب اپنے اپنے کام میں تھے — پہنچا کوئی نہ واں مدد کے لیے
پل ادھر جل رہا تھا تیزی سے — ل رہی تھی ادھر وہ ہاتھ اپنے
گاڑی آنے کا وقت جب آیا — ذہن میں یہ خیال تب آیا
بڑھے گاڑی جو پل کی سمت[2] ذرا — ہے یقیں ساری گاڑی جلنے کا
سنی اس نے جو ریل کی آہٹ[3] — دوڑی تیزی سے اس طرف جھٹ پٹ
سامنے پل کے ایک ٹیلے پر — چڑھ گئی دوڑ کر وہ نیک اختر[4]
تنے میں دیکھا ریل آتی ہوئی — سیٹی دیتی دھواں اڑاتی ہوئی

---

۱ آواز ۲ طرف ۳ آواز ۴ خوش نصیب

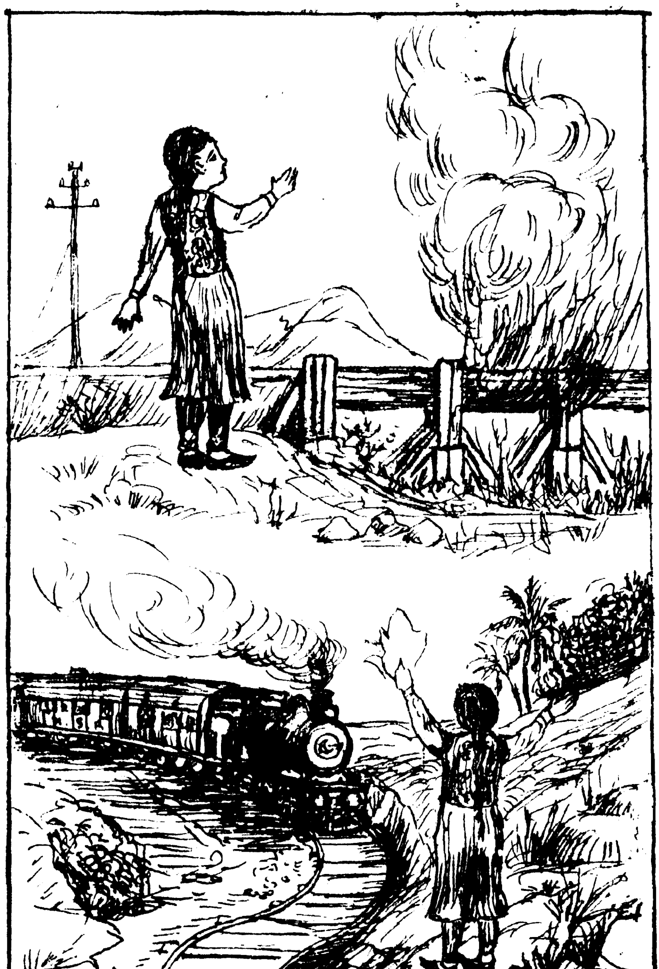

دستی اپنی ہلا کے کہنے لگی　　"خطرہ[1] ہے خطرہ روک دو گاڑی"
گارڈ نے گاڑی روک کر دیکھا　　ریل کا پل تھا آگ میں لپٹا
وہ اگر ریل کو نہ رکواتی　　ریل سب جل کے خاک ہو جاتی
لوگ اس ریل میں تھے جتنے سوار　　ہوئے لڑکی کے دل سے شکر گزار
دی دعا سب نے اس کو بادل شاد[2]　　تو رہے شاد تو رہے آباد
واہ ہم سب کے حق میں اس ساعت[3]　　بن گئی تو فرشتۂ[4] رحمت
بارک[5] اللہ تیری ہمدردی
تو نے جانیں بچا لیں ہم سب کی

---

[1] خوف۔ اندیشہ [2] خوش دلی سے [3] گھڑی [4] رحمت کا فرشتہ [5] اللہ برکت دے۔ آفریں

# صاحب اور یتیم لڑکا

(۱۸)

عید ہونے سے چند دن پہلے
ماں سے پوچھا یتیم لڑکے نے
میرے ابّا کا مجھ کو دیجے پتا
مہربانی سے اتنا دیجے بتا
بولی بیٹے سے ماں محبت میں
"بیٹا! بابا ہیں تیرے جنت میں"
ہے وطن ان کا دوسری دنیا
بس پتہ اتنا کافی ہے بیٹا
بیٹے نے لکھا "میرے ابا جان
چاہیے عید میں مجھے سامان
مدرسے والے جتنے ہیں بھائی
پاس ان سب کے عید ہے آئی
عید میں گر نہ آنا ہو ابا
کچھ روپے مجھ کو بھیج دو ابّا"
ڈالا خط کو لفافے کے اندر
لے چلا پھر وہی پتہ لکھ کر
جس سڑک پر خطوں کا ڈبہ تھا
خط کو لے کر وہاں وہ جا پہنچا

ہاتھ پہنچا نہ ڈبے کے منہ تک
کودتے کودتے گیا وہ تھک

ایک صاحب نے اس کو دیکھ لیا
اور لڑکے کے پاس جا کے کہا

خط مجھے دے کے جاؤ اپنے گھر
ڈال دوں گا میں ڈبے کے اندر

خط انہیں دے کے گھر گیا لڑکا
بولا اماں سے خط میں ڈال آیا

دیکھ کر خط کو رو دیا وہ شخص
سو روپے گھر سے لے گیا وہ شخص

خط میں جو کچھ لکھا ہوا تھا پتا
اس پتے پر وہ شخص جا پہنچا

کہا اس نے بلا کے لڑکے سے
باپ نے ہیں تمھیں روپے بھیجے

یہ روپے لے کے اپنی عید مناؤ
کھاؤ کپڑے بناؤ لطف اٹھاؤ

دیکھ کر غیر شخص کو گھر پر
مادرِ طفل[۱] آگئی در پر

دینے والے کو ماں نے دی یہ دعا
شاد آباد رکھے تم کو خدا

کرتے ہیں جو مدد یتیموں کی
ان کو حاصل ہے حق کی خوشنودی[۲]"

---

[۱] لڑکے کی ماں [۲] خوشی۔

# شیر اور چوہا

(۱۹)

سو رہا تھا بن میں تھک کر ایک شیر — کودتا تھا اس پہ اک موش[۱] دلیر
دفعتہً[۲] چونکا جو وہ جنگل کا شاہ — اور پڑی گستاخ چوہے پر نگاہ
شیر کو یک لخت[۳] غصہ آگیا — چوہے پر غرّا کے پنجہ رکھ دیا
دیکھی جاں آفت[۴] میں جب اپنی پھنسی — گڑگڑا کر چوہے نے یہ عرض کی
ہو گیا یہ مجھ سے بھولے سے گناہ — بخش دے ہاں بخش دے اے پادشاہ
یہ سنا تو شیر کو رحم آگیا — اور کہا جا تجھ کو کرتا ہوں رہا

شیر کے پنجے سے چھٹ کر وہ غریب
چھپ گیا جا کر کہیں بن میں قریب

آگیا وہ شیر اک دن زیرِ دام[۵] — آئی طاقت اور دلیری کچھ نہ کام
گونجتا[۶] تھا اور تڑپتا تھا کبھی — کام آتی تھی نہ کوشش کوئی بھی

---

۱ چھوٹا چوہا ۲ یکایک ۳ یکدم ۴ مصیبت ۵ جال کے نیچے ۶ دھاڑتا تھا ۔

دام میں جب شیر بالکل پھنس گیا — گاڑی لانے کو شکاری چل دیا
ناگہاں چوہا بھی آ نکلا وہاں — اور دیکھا شیر کو یوں نیم جاں[۱]
شیر کا احساں اُسے یاد آ گیا — بے دھڑک امداد کو آگے بڑھا
لے کے پھرتی اور چالاکی سے کام — کاٹ ڈالے دام کے حلقے تمام
شیر اب اک جست[۲] میں آزاد تھا — دام ٹکڑے ٹکڑے تھا برباد تھا
آیا اتنے میں شکاری بھی وہاں — شیر کو تھا دام میں چھوڑا جہاں
دیکھتا کیا ہے کہ ہے کچھ اور حال — صید[۳] غائب اور ٹکڑے ٹکڑے جال

"دوستو نیکی ہے نیکی کا صلا[۴]
اور بُرائی ہے بُرائی کی سزا"

---

۱ ادھ موا ۲ کود ۳ شکار ۴ انعام۔بدلہ۔

# جاپانی جہاز اور خلاصی لڑکا

(۲۰)

ایک دن اک جہاز جاپاں پر — ایک انگریز بھی تھا گرمِ سفر[۱]
اس کا جی چاہا کھائے کچھ پھل — ہو سفر میں غذا کا تا کہ بدل
تھی نہ کوئی جہاز میں دُکاں[۲] — ملتے ہوں میوے خشک[۳] تازہ جہاں
اس بچارے نے ہر طرف دیکھا — اس نے میوے کا پر نہ پایا پتا
ناگہاں دیکھا اک خلاصی نے — اس کو میوے کی جستجو کرتے
وہ خلاصی تھا طفل جاپانی[۴] — جس نے محسوس[۵] کی پشیمانی
ہوا احساس[۶] اس کو یہ اس دم — اور ملکوں[۷] سے ہم ہیں کتنے کم

ملک بدنام ہو نہ جائے کہیں
آبرو اپنی کھو نہ جائے کہیں

---

۱؎ سفر کر رہا تھا ۲؎ دوکان ۳؎ سوکھے ہوئے ۴؎ جاپانی لڑکا ۵؎ معلوم کی ۶؎ معلوم ہوا ۷؎ دوسرے

اک مسافر کے پاس تھے کچھ پھل | بولا دیجے مجھے بطور بدل[1]
یا مرے ہاتھ بیچ دیجے گا | میں خوشی سے کروں گا دام ادا
لیکے لڑکے سے تگنے دام اول | اس مسافر نے دے دیے کچھ پھل
لے گیا پھل خوشی سے لڑکا وہاں | تھا وہ انگریز اپنی جا پہ جہاں
عرض کی پھل یہ لیجئے صاحب | پر نہ بدنام کیجئے صاحب
یہ نہ سمجھئے کسی جگہ جا کر | نہ تھے میوے جہاز جاپاں[2] پر
اس نے پھل اس کے لے لیے سارے | اور کھانے لگا یہ کہتے ہوئے

قوم کی تو نے آبرو رکھ لی
مرحبا[3] تیری غیرت قومی

---

[1] مبادلے کے طور پر [2] جاپان کا جہاز [3] شاباش ۔ واہ وا

# خلیفہ ماموں اور اُس کا مہمان

(۳۱)

جب کہ ماموں باپ کی جا ملک کا سلطاں ہوا
ایک فاضل اُس کے گھر میں چند دن مہماں ہوا

رات کا تھا وقت ساری زندگی خاموش تھی
نیند کی مے پی کے دنیا[1] ے عمل مدہوش[2] تھی

ہم نوالہ ہو کے شہ کا خوب رتبے پائے تھے
سینکڑوں اقسام[3] کے کھانے مرغن[4] کھائے تھے

پیاس کی شدت[5] سے شب میں اس کو نیند آتی نہ تھی
کوئی خادم[6] بھی نہیں تھا پاس اس کے اس گھڑی

اُٹھ کے بستر سے وہ فاضل خود گیا پانی کے پاس
تا کہ ٹھنڈا پانی پی کے کچھ بجھائے اپنی پیاس

---

[1] عملی دنیا [2] مست [3] قسم کی جمع۔ طرح طرح کے [4] روغن دار۔ چکنے۔
[5] زیادتی۔ تیزی۔ [6] خدمت کرنے والا نوکر۔ شراب

سو گئے تھے سب مگر ماموں ابھی سویا نہ تھا
اپنے بستر پر پڑا کچھ فکر میں تھا جاگتا
بولا جاؤ لوٹ کر اے فاضلِ عالی[1] مقام
کوئی دم میں بھیجتا ہوں میں ابھی پانی کا جام[2]
خود گیا پھر جام لے کر پاس اس کے بادشاہ
بولا حاضر ہے یہ پانی پیجئے حکمت[3] پناہ
بولا خود تکلیف کیوں کی اے شہ عالی[4] مقام
بولا شب کا وقت ہے ہیں خوب راحت میں غلام
بولا فاضل میں ہی خود پی لیتا پانی اے سعید[5]
بولا سلطاں ہے مری مہماں نوازی سے بعید[6]

قوم کا خادم ہی بے شک قوم کا سردار ہے
قول ہے اس کا جو میرا مالک مختار[7] ہے

---

[1] بلند رتبہ [2] پیالہ [3] حکمت کو پناہ دینے والا۔ مراد بڑا حکیم ہے۔ حکیم دانشمند کے معنی میں ہے۔ [4] بلند رتبہ بادشاہ [5] نیک بخت [6] دور [7] اختیار رکھنے والا۔ مراد مدبر و عالم معلم

# شہزادہ اور حکیم

(۲۲)

عادت تھی شاہزادے کو اک خاک کھانے کی
جو بڑھتے بڑھتے دوسری فطرت[1] سی ہو گئی

سب وید[2] اور طبیب[3] تھے عاجز علاج سے
ماں باپ اپنے بیٹے سے مایوس ہو گئے

سمجھے کہ ایسا کوئی نہیں ہے جہاں میں آج
جو جانتا ہو اس کا کوئی کارگر[4] علاج

خوراک[5] خاک کھا کے وہ چالاک رہتا تھا
ورنہ خموش[6] سست المناک[7] رہتا تھا

گو دیکھتے تھے اس کو سبھی تاک جھانک کر
رہتا نظر کے بچتے ہی وہ خاک پھانک کر

---

[1] سکنڈ نیچر۔ دوسری طبیعت [2] بید۔ ہندی طریقے پر علاج کرنے والا [3] علم طب کا جاننے والا [4] کامیاب [5] مٹی کی غذا [6] خاموش [7] غمگین رنجیدہ۔

نگرانی سے بھی کام نہ جس دم کوئی چلا
کی گڑگڑا کے والدِ شہزادہ[1] نے دعا
یارب تو میرے بیٹے کا یہ روگ دور کر
بیٹے پہ میرے فضل[2] تو ربِّ غفور[3] کر
تیرے سوا نہیں ہے کوئی میرا آسرا
وارث نہیں ہے کوئی بجز[4] اُس کے دوسرا
مانگی دعا جو درد سے بیٹے کے باب[5] میں
مقبول[6] ہوگئی وہ خدا کی جناب[7] میں
آیا حکیم دوسرے دن بادشہ کے پاس
بولا علاج کرتا ہوں ہوتے ہو کیوں اداس
حاجت نہیں دوا کی یہ تدبیر[8] کا ہے کام
تدبیر ایسی ہو کہ نہ لے خاک کا یہ نام
صحبت میں شاہزادے کی رہنے لگا حکیم
حکمت بھری حکایتیں کہنے لگا حکیم

۱ شہزادے کا باپ ۲ کرم۔ لطف ۳ بہت پالنہار ۴ سوا ۵ بارے میں
۶ قبول ہوگئی ۷ حضور ۸ تجویز۔

لڑکا پسند کرتا تھا اس کی ہر ایک بات
اس سے جُدا نہ ہوتا تھا دن ہو کہ خواہ[1] رات

بولا حکیم خاک نہ کھانے کی ٹھان[2] لو
تم ہو اگر سعید مری بات مان لو

واللہ[3] چوکتے نہیں[4] اور کر گزرتے ہیں
دنیا کے شاہزادے ارادہ جو کرتے ہیں"

وہ سُن کے بولا "میرے ارادے بھی ہیں اٹل[5]
میرے ارادوں میں وہی قوت وہی ہے بل[6]"

بعد اس کے شاہزادے نے مٹی نہ کھائی پھر
سلطاں کے پاس اس کی شکایت نہ آئی پھر

شہ نے کیا حکیم کو عزت سے سرفراز[7]
عزت کے ساتھ پھر وزارت[8] سے سرفراز

ہر کام میں ارادے کی طاقت ہے لازمی
گر یہ نہیں تو محض نکما ہے آدمی

---

[1] یا [2] ارادہ کرلو [3] خدا کی قسم [4] نہیں [5] ٹلنے والا [6] طاقت
[7] بلند مرتبہ [8] مراد عہدۂ وزارت ۔

# شاعر اور خرگوش

(۲۳)

یا الٰہی کس قدر یہ دُکھ بھری آواز ہے

اِس جہاں میں اس دُکھی[1] کا بھی کوئی ہمراز[2] ہے

دکھ بھری آواز سے سب کو بناتا ہے دُکھی

جب کہانی درد کی اپنے سناتا ہے دُکھی

کانپ اُٹھتی ہے فضا[3] بھی دُکھ بھری آواز سے

دُکھ بھرے نغمے[4] نکلتے ہیں شکستہ[5] ساز سے

ایک دن اک دُکھ بھری آواز شاعر نے سُنی

اور یہ سمجھا ہے کسی آفت[6] زدہ خرگوش کی

گھر سے اس آواز کی جانب وہ صحرا[7] کو چلا

اور ہر سو جستجو خرگوش کی کرتا رہا

---

[1] دکھی کا مارا۔ دردمند [2] راز کا جاننے والا [3] ہوا [4] میٹھی آوازیں [5] ٹوٹا ہوا باجہ [6] مصیبت کا مارا۔ [7] جنگل۔

ڈھونڈھتا پھرتا تھا صحرا میں وہ اس کو چار سُو[1]
کارگر ثابت ہوئی لیکن نہ اس کی جستجو
دُکھ بھری آوازِ ہر دم گرچہ وہ سنتا رہا
لیکن اس خرگوش کا پایا نہ شاعر نے پتا
ہو گیا مایوس[2] لیکن ڈھونڈھتا پھرتا تھا وہ
اُٹھ کھڑا ہوتا تھا تھک کر جب کبھی گرتا تھا وہ
دکھ سے اس خرگوش کے ہو کر دکھی اور بے قرار[3]
کہہ رہا تھا اپنے دل سے دمبدم اور بار بار
اے اسیرِ دام[4] گو میں پا نہیں سکتا تجھے
ڈھونڈھتا پھرتا ہوں پھر بھی ہر طرف ہر جا تجھے
تم بھی تو پہلو میں دل رکھتے ہو تم بھی مرد ہو
کام آؤ درد مندوں[5] کے جو صاحبِ درد[6] ہو

---

۱ طرف ۲ نا امید ۳ بے چین ۴ جال میں پھنسا ہوا۔
۵ مصیبت زدہ ۶ درد والے۔

# جاپانی جہاز کا کپتان

(۲۴)

جاپان و امریکہ میں چھڑی جنگ ایک بار
جاپان والے جس سے ہوئے تنگ ایک بار
کپتان تھا جہاز کا مطلوب[1] شاہ کو
تھے طرزِ جنگ[2] یاد بہت خوب شاہ کو
چاہا زمیں کے بدلے سمندر میں جنگ ہو
میدان زندگانی کا دشمن[3] پہ تنگ ہو
تھیں پیش عرضیاں کئی خدمت کے واسطے
ہر شخص بے قرار تھا عزت کے واسطے
حیراں[4] تھا شاہ کس کو چنے کس کو چھوڑ دے
کیوں کر کسی کی آس کو بے وجہ توڑ دے

---

[1] چاہیئے تھا [2] لڑائی کرنے کے طریقے [3] دشمن کو جینا مشکل ہو جائے [4] پریشان۔

درخواست اک کسی نے لکھی اپنے خون سے
خواہاں[١] تھا کام یہ نہ کسی اور کو ملے
سمجھا کہ وقت ہے یہی خدمت کا ملک کی
ہر لحظہ[٢] دردِ قوم[٣] سے تھی اس کو بے کلی
جو فکر بادشاہ کو تھا دُور ہو گیا
اس کو پسند کرنے پہ مجبور ہو گیا
جاپان والے خوش ہوئے اس جاں نثار سے
نام اس کا قوم لیتی تھی عزت سے پیار سے
دشمن سے اس نے جا کے سمندر میں جنگ کی
اور جنگ کر کے اس کو نمایاں[٤] شکست دی
بعد اس کے صلح ہو گئی دونوں کے درمیاں
آزادیوں کا لطف غلامی میں ہے کہاں؟
کیا تم بھی کام آؤ گے اک روز ملک کے
کہلاؤ گے نہ آپ کو دلسوز[٥] ملک کے

---

١ چاہنے والا ۔ ٢ لحظہ ۔ پل ٣ قوم کا درد ٤ ظاہری ۔ صاف طور پر ٥ ہم درد

# جاپانی لڑکا

(۲۵)

جاپاں میں مدرسے کو لگی آگ ایک دن
ہاتھوں سے عافیت[1] کے چھٹی باگ ایک دن
لڑکے پڑھانے والے بھی حیران ہو گئے
جتنے تھے مدرسے میں پریشان ہو گئے
ہر چیز لپٹی جاتی تھی داماں[2] سے آگ کے
سب ڈر کے بھاگنے لگے طوفاں سے آگ کے
قابو میں کوششوں سے نہ طوفان آ سکا
قبضے میں سحر[3] سے نہ یہ شیطان آ سکا
دیوار مدرسے کی گیا کوئی پھاند[4] کر
کوئی دریچہ[5] توڑ کے نکلا تو کوئی در[6]

---

[1] امن۔ اطمینان [2] دامن [3] جادو۔ منتر [4] کود کر [5] کھڑکی
[6] دروازہ۔

تصویر[1] شاہ ایک طرف تھی لگی ہوئی
اک طفل جاں[2] نثار کی جس پر نظر پڑی
تصویر واں سے اس نے ہٹالی اک آن[3] میں
جلنے نہ پائی تھی کہ بچالی اک آن میں
دیکھے جو اس نے آتے ہوئے شعلے آگ کے
تصویر بادشاہ جلانے کے واسطے
یک سخت پیٹ چیر کے اُس نے چھپا لیا
تصویر شہ کو جلنے سے اس نے بچالیا
اہل[4] نظر تھے جتنے اس اسکول کے قریں[5]
اس پادشاہ پرست کو کہتے تھے آفریں[6]

## تمت بالخیر

۱ بادشاہ کا فوٹو۔ ۲ جان فدا کرنے والا لڑکا ۳ لحظہ۔پل ۴ نظر دالے دیکھنے والے ۵ قریب ۶ شاباش

# قطعۂ

تاریخ از حضرت سید مہدی حسین صاحب قبلہ آلم قاآنی دکن
مؤلف گلبن تاریخ

کرد چو منظوم جناب ذکی
از پے اطفال روایات خوب
گفت سنہ بلبل طبع آلم
"باب چمن زار حکایات خوب"

سنہ ۱۳ ھ ۵۴

## رائے عالیجناب مولوی سید علی اکبر صاحب ایم۔ اے (کنٹب)
### صدر مہتمم تعلیمات بلدہ و ضلع اطراف بلدہ

---

"چمن زار حکایات" کے مسودہ کو میں نے سرسری طور پر پڑھا۔ زبان سلیس ہے اور حکایات کا انتخاب تعلیمی نقطۂ نظر سے کیا گیا ہے۔ تحتانیہ جماعتوں کے طلبہ ان نظموں کو دلچسپی سے پڑھینگے فقط

سید علی اکبر

# رائے مولانا الحاج مسعود علی صاحب قبلہ محوی بی - اے (علیگ) مدظلہ سابق سشن جج

---

مولوی عبدالسلام صاحب ذکیؔ جامعہ عثمانیہ کے تعلیم یافتہ تجربہ کار مدرس اور اکثر کتابوں کے مصنف و مؤلف ہیں - انکی جدید تصنیف "چمن زارِ حکایات" میں نے جا بجا سے دیکھی - جو چھوٹی چھوٹی حکایتیں اُنھوں نے بچوں کے لیے نظم کی ہیں وہ دلچسپ ہونے کے علاوہ نصیحت خیز اور سبق آموز بھی ہیں - زبان صاف سُتھری اور بیان واضح اور سُلجھا ہوا ہے جو اس قسم کی شاعری کی جان ہے - بچے یقیناً انہیں دلچسپی سے پڑھیں گے اور امید ہے کہ سر رشتہ تعلیمات کے اعلیٰ عہدہ دار مصنف کی بطور مناسب قدر افزائی فرمائینگے فقط

مسعود علی بی - اے (علیگ)
سابق سشن جج

## رائے جناب مولانا شوکت علیخانصاحب فانی بدایونی بی-اے-ایل-ایل-بی (علیگ)

---

کتاب موسومہ "چمن زار حکایات" مصنفہ مولوی عبدالسلام صاحب ذکی کو میں نے کہیں کہیں سے بغور پڑھا - اس میں کوئی شک نہیں کہ بلحاظ شستگی الفاظ و سلاست زبان اور باعتبار افادہ بچوں کے لیے یہ کتاب نہ صرف مفید ہے بلکہ بغایت دلچسپ بھی - مجھے امید ہے کہ یہ کتاب مقبول ہوگی فقط

شوکت علی خاں فانیؔ

## رائے جناب مولانا ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور ایم اے پی ایچ ڈی (لندن)
## پروفیسر اردو جامعہ عثمانیہ

---

مولوی عبد السلام صاحب ذکی جامعہ عثمانیہ کے ان تعلیم یافتوں میں سے ہیں جو ختم تعلیم کے بعد سے برابر مصروف کار رہیں انھوں نے اپنی شاعری کا موضوع زیادہ تر بچوں کی اصلاح و تربیت قرار دیا ہے اور یہ وہ خصوصیت ہے جو بہت کم اردو شاعروں میں پائی جاتی ہے۔ اس وقت تک اُن کی متعدد کتابیں اس قسم کے موضوعوں پر شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں۔ یہ نئی کتاب "چمن زارِ حکایات" بھی یقیناً دلچسپ ثابت ہوگی۔ اس میں جن قصوں کو منظوم کیا ہے وہ اکثر مفید اخلاق ہیں اور کم سن طلبہ کے لیے ذوق مطالعہ میں اضافہ کرینگے۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی دوسری کتابوں کی طرح یہ کاوش بھی قابلِ قدر ثابت ہوگی فقط

سید محی الدین قادری

# رائے حکیم الشعراء مولانا الحاج سید احمد حسین صاحب امجد

## مصنف رباعیات امجد و جمال امجد وغیرہ

---

یہ واقعہ ہے کہ قصے کہانیوں سے جوانوں اور بوڑھوں کو عموماً اور بچوں کو خصوصیت کے ساتھ دلچسپی ہوتی ہے۔

ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ اکثر بچے بستر پر سونے سے پہلے اماں بہن وغیرہ کو قصہ کہانی کہنے پر مجبور کیا کرتے ہیں۔

بڑی بوڑھی عورتیں بچوں کو سمجھانے کے لیے کوئی فرضی یا من گھڑت کہانی قصہ کہدیا کرتی ہیں لیکن ایسی کہانیوں کا نہ کوئی حاصل ہوتا ہے نہ مفہوم۔ ہمارے محترم دوست مولوی ذکی صاحب کی حساس فطرت نے اس ضرورت کو محسوس کر کے چمن زارِ حکایات کے نام سے یہ کہانیاں نظم کی ہیں جو کہانی کیساتھ ساتھ وعظ و نصیحت کا پہلو لی ہوئی ہیں۔ امید ہے کہ یہ کتاب بچوں کیلیے ایک معلم ثابت ہوگی اور انکی سادہ لوح فطرت پر ایک اچھا نقش مرتسم ہوگا فقط

سید احمد حسین امجد

## رائے جناب مولانا ابوالاحسان حکیم الطاف احمد صاحب قبلہ آزاد انصاری مدظلہ

---

مولوی عبدالسلام صاحب ذکی کی مصنفہ "چمن زار حکایات" منظوم جو بالکل سادہ اور صاف و سلیس زبان میں بچوں کیلیے لکھی گئی ہے میری نظر سے گذری اس میں اکثر کہانیاں بہت دلچسپ اور سبق آموز ہیں۔ مجھے امید ہے کہ بچے اسے نہایت شوق اور دلچسپی سے پڑھیں گے چونکہ چمن زار حکایات بچوں کی نفسیات کو ملحوظ رکھکر لکھی گئی ہے اس لیے یقین ہے کہ اس سے بچوں کی تعلیم میں کافی مدد ملیگی۔

آزاد انصاری

ختم شد

محمد عبدالسلام ذکی